رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —

Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر

خطبہ نمبر ۴۷

یوم یک شنبہ ۔ ۴ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ★ ۲۰ نبوت ۱۳۳۴ھ ۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء ★ نمبر ۲۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے انصار اور خدام کے اجتماعات کے پیش نظر جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

ربوہ میں انصار اللہ کے پہلے اور خدام الاحمدیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماعات کا افتتاح

ہر دو اجتماعات سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر معارف خطاب

"تعلق باللہ اور قربانی و ایثار کی مدد سے نسلاً بعد نسلٍ اسلامی روح کو اس طرح زندہ رکھتے چلے جاؤ کہ بالآخر ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے میں فخر محسوس کرنے لگے"

ربوہ ۱۹ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل یہاں نماز جمعہ کے بعد انصار اللہ کے پہلے اور خدام الاحمدیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماعات کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے انصار اور خدام سے خطاب کرتے ہوئے دنیا میں غلبۂ اسلام کے متعلق ان کے مشترکہ فرائض اور ہر دو کے لحاظ سے ان کی علیحدہ علیحدہ نوعیت پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا تم نمازوں۔ دعاؤں۔ ذکر الٰہی اور عملی جدوجہد کے ذریعہ نسلاً بعد نسلٍ نہ صرف اسلامی روح کو زندہ رکھو بلکہ تعلق باللہ اور قربانی و ایثار کی مدد سے محمدی نور کو پھیلانے میں استقلال اور مداومت عمل کی ایک ایسی روشن مثال قائم کرو کہ جس کے نتیجہ میں بالآخر ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے میں فخر محسوس کرنے لگے۔ اور خدا کی بادشاہت جس طرح کہ وہ آسمان میں قائم ہے اسی طرح دنیا میں بھی قائم ہو جائے۔

مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھانے کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پونے تین بجے سہ پہر کے قریب موٹر کار کے ذریعہ خدام الاحمدیہ کے مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ حضور نے مقام اجتماع کے وسط میں سٹیج پر رونق افروز ہونے اور اجتماعات سے متعلق بعض امور دریافت فرمانے کے بعد کھڑے ہو کر اسی حال میں اپنے افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا۔ کہ تمام خدام اپنے اپنے خیموں کے آگے قطار در قطار کھڑے ہوئے تھے۔ اور انصار اللہ کے ممبران سٹیج کے ارد گرد ایک حلقہ کی صورت میں دریوں پر فروکش تھے۔ حضور کے افتتاحی خطاب کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

انصار اور خدام کے فرائض

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا جماعت کی دماغی نمائندگی انصار کرتے ہیں۔ اور جہاں تک دل اور ہاتھوں کی نمائندگی کا سوال ہے وہ خدام کے حصہ میں آتی ہے۔ سو جس قوم کا دماغ دل اور ہاتھ صحت مند اور مضبوط ہوں۔ اس قوم کا ترقی کی طرف قدم بڑھانا یقینی ہو جاتا ہے۔ پہلے میں انصار کو توجہ دلاتا ہوں کہ جماعت میں نمازوں تہجد۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی کے ذریعہ تعلق باللہ کو قائم رکھنا ان کا کام ہے۔ ان کو عبادت۔ اور ذکر الٰہی میں اس طور پر حصہ لینا چاہیئے۔ کہ ان کے نمونے کو دیکھ کر نوجوانوں کے دل خود ان روحانی مشاغل کی طرف مائل ہوتے چلے جائیں۔ دوسری طرف میں خدام کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے عمل و کردار سے تعلق باللہ اور قربانی و ایثار کا ایسا نمونہ دکھائیں کہ جس کے نتیجہ میں نسلاً بعد نسلٍ اسلام کی روح زندہ رہے۔ حضور نے فرمایا اسلام تو اپنی ذات میں مکمل ہے لیکن جس طرح ایک اعلیٰ درجہ کے شربت کو دوسروں کے سامنے پیش کرنے کے لئے ایک صاف و شفاف گلاس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح وہ اپنے وجودوں کو ایک ایسے صاف و شفاف گلاس کی مانند بنا لیں کہ جن میں اسلام کا شربت دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے۔

استقلال اور مداومت عمل

حضور نے قربانی و ایثار اور عمل و کردار کے ذریعہ اسلامی روح کو نسلاً بعد نسلٍ زندہ رکھنے کے ضمن میں استقلال اور مداومت عمل پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اشاعت دین کوئی معمولی چیز نہیں ہے کبھی اس کا نتیجہ بیس تیس یا چالیس پچاس سال میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ کبھی اس میں سینکڑوں سال لگ جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں سینکڑوں سال کے بعد حالات بدلنے شروع ہوئے اور کبھی ہزاروں سال بھی لگ جاتے ہیں جیسا کہ یہودیوں کو دوسری قوموں کی ہمدردی دو ہزار سال بعد میسر آئی۔ پس اشاعت دین کے لئے استقلال اور ایسی مداومت عمل کی ضرورت ہے۔ جو نسلاً بعد نسلٍ تعلق باللہ اور قربانی و ایثار کے ذریعہ اسلام کی روح کو زندہ رکھتی چلی جائے۔

ایک مثال

اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا کہ جب کسی قوم کے متعلق دنیا کو یہ محسوس ہو جاتا ہے کہ یہ قوم اپنی روایات آثار اور تعلیمات کو قائم رکھنے کا ایک خاص جوش اپنے اندر رکھتی ہے۔ جو نسلاً بعد نسلٍ اس میں منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ تو پھر دشمنوں کے دل بھی پسیج جاتے ہیں۔ اور وہ ہمدرد بن جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال آج ہمارے سامنے ہے۔ یہودیوں کو نکالنے والے بھی عیسائی تھے۔ اور اب ان کو دوبارہ آباد کرنے والے بھی عیسائی ہیں۔ آج سے دو ہزار سال قبل یہودیوں کو عیسائیوں نے ہی نکالا تھا۔ اور اب جو قومیں ان کے ساتھ سب سے زیادہ ہمدردی کر رہی ہیں وہ بھی عیسائی ہی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہم اور دیگر مسلمان فلسطین پر یہودیوں کے قبضے کے خلاف ہیں۔ اور اس بارے میں عربوں پر جو ظلم روا رکھا گیا ہے قانونی طور پر اس کے ازالہ کے لئے نہ صرف کوشاں ہیں بلکہ آئندہ بھی کوشاں رہیں گے۔ لیکن اس بات پر حیرت آتی ہے۔ کہ انہوں نے فلسطین میں دوبارہ آباد ہونے کے جذبہ کو دبنے نہیں دیا۔ اور دو ہزار سال وہ اس طور سے قائم چلا آیا۔ کہ ان دشمنوں کے دل بھی پسیج گئے کہ جنہوں نے انہیں وہاں سے نکالا تھا۔

عظیم الشان کام

حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا پس یاد رکھو کہ تم ایک عظیم الشان کام کے لئے کھڑے کئے گئے ہو اشاعت دین کی روح کو زندہ رکھنا اور پہلے سے بھی زیادہ غیرت مند اور دینی جذبہ رکھنے والے نوجوان پیدا کرنا تمہارا کام ہے۔ اسلام کی روح کو زندہ رکھو اور محمدی نور کو پھیلاتے رہو۔ یہاں تک کہ ساری دنیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگ جائے اور دنیا کی ایسی کایا پلٹ جائے کہ خدا کی بادشاہت جیسی کہ آسمان پر ہے زمین پر بھی قائم ہو جائے کوشش اور جدوجہد کے ساتھ دعائیں بھی کرو۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

یونیورسٹی ہاکی میچ

ٹی آئی کالج ربوہ نے پہلا یونیورسٹی میچ اسلامیہ کالج ملتان سے جیتا۔ دوسرا میچ ربوہ میں ایگریکلچر کالج لائلپور اور گورنمنٹ کالج کوئٹہ کے ونر کے ساتھ ۲۴ نومبر کو ہوگا۔

(سید طاہر لطیف کیپٹن ہاکی ٹیم)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء

قائدِ اعظم مرحوم کا ایک اصول

ماہنامہ کوایریشن لاہور کے سالنامہ ۱۹۵۵ء میں جناب ڈاکٹر محمد باقر صاحب ایم اے پی۔ ایچ۔ ڈی کا ایک مضمون بزیر عنوان "دو ملاقاتیں" شائع ہؤا ہے۔ یہ دو ملاقاتیں آپ نے قائد اعظم مرحوم سے کی تھیں۔ ان میں سے دوسری ملاقات کے درمیان جو کوئٹہ میں ۱۹۴۳ء میں ہوئی۔ قائد اعظم مرحوم سے ڈاکٹر صاحب نے عوام مسلمانوں میں مسلم لیگ کے فروغ کے لئے اپنی رائے میں یہ بھی فرمایا کہ:۔

"دوسری چیز مذہب ہے۔ لیگ نے اپنا پلیٹ فارم مذہبی کبھی نہیں بنایا۔ ورنہ اللہ اکبر کے نعرے لگاتا ہؤا پنجاب کا مسلمان جوق درجوق اس میں شامل ہوتا۔ اور میرے خیال میں اقتصادی الجھنوں میں پڑنے کی بجائے لیگ کو جلد از جلد مذہبی پلیٹ فارم پر منظم کرنا چاہیئے۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ کم از کم لاہور کا مسلمان کس طرح دوڑتا ہؤا اس پلیٹ فارم سے آکر لپٹ جاتا ہے۔"

ڈاکٹر باقر صاحب فرماتے ہیں۔ "قائد اعظم ایک لمحے کے لئے مسکرائے .... وہ جواب دینے سے پہلے غیر معمولی طور پر زیادہ دیر تک خاموش رہے۔ اور میں نے سمجھا کہ میں نے انہیں دُکھتے ہاتھوں لیا ہے۔ اور بڑا بے ڈھب سوال کر دیا ہے۔ قائد اعظم کا تبسم رفتہ رفتہ ختم ہو گیا۔ اور انہوں نے اس مرتبہ گفتگو کا آغاز اس طرح کیا:

"I do not want the Muslim Movement to go up like a Rocket and come down like a stone."

میں نہیں چاہتا کہ مسلم تحریک ہوائی کی طرح اوپر جائے۔ اور پھر پتھر کی طرح گر پڑے۔ پھر بولے "تم یہ ٹھیک کہتے ہو۔ کہ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم کو سیاسی پلیٹ فارم سے مذہبی پلیٹ فارم میں تبدیل کر دیا جائے۔ تو لوگ اس میں بلا تامل اور بغیر سوچے سمجھے جوق درجوق شامل ہو جائیں گے۔ لیکن جانتے ہو۔ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ یہی اسلام کے نام پر جان دینے والے سب سے پہلے یہ نعرہ بلند کریں گے۔ کہ میرے اور تم جیسے آدمیوں کی وجہ سے ہندوستان میں اسلام خطرہ میں ہے۔ کیونکہ میں اور تم ان کے ذہن میں بنی ہوئی اسلام کی خیالی تصویر میں انمل اور بے جوڑ پیوند نظر آتے ہیں۔ یہی لوگ جو مذہب کے نام پر مسلم لیگ کی تحریک کو بڑھانے کے لئے دوڑے ہوئے آئیں گے۔ بہت جلد لیگ کے اس وقت کے کارکنوں سے مایوس ہو کر لیگ پر پتھر پھینکنے لگیں گے۔ بتاؤ اس وقت میں کیا کروں گا۔ میں لیگ کے پلیٹ فارم کو بہرحال اور بہر صورت سیاسی رکھنے پر مصر ہوں اور اسے مذہبی پلیٹ فارم میں تبدیل کرنے کے لئے تیار نہیں۔"

(ماہنامہ کوایریشن لاہور سالنامہ ۱۹۵۵ء صفحہ ۲۵)

قائد اعظم مرحوم کی ان باتوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ مسلم لیگ کو کس نہج پر چلانا چاہتے تھے۔ اور انہیں اس امر کا کتنا صحیح عرفان تھا۔ کہ محض جذباتی تحریکوں کا انجام ناکامی ہوتا ہے۔ خواہ جذبات بظاہر مذہب جیسی محکم اساس پر ہی کیوں نہ مبنی ہوں۔ قائد اعظم کی نگاہِ دوررس نے بھانپ لیا تھا۔ کہ اس ملک کے عوام مسلمانوں کے مذہبی جذبات بھی حقیقی مذہبی تصورات پر قائم نہیں۔ بلکہ مذہبی فرقہ پرست لیڈروں کی طلسم سازی پر انحصار رکھتے ہیں۔ آپ کے الفاظ سے کہ

"میں اور تم ان کے ذہن میں بنی ہوئی اسلام کی خیالی تصویر میں انمل اور بے جوڑ پیوند نظر آتے ہیں۔"

پتہ چلتا ہے کہ آپ نے یہاں کے مذہبی حالات کا نہایت گہرا مطالعہ کیا تھا۔ وہ سمجھ گئے تھے۔ کہ صحیح اسلام یہاں مفقود ہے۔ البتہ ہر ایک نے مذہب کا ایک تصور اپنے دل میں قائم کیا ہؤا ہے۔ اور اس تصور سے الگ ہونا ان کے بس کی بات نہیں۔ وہ یہ بھی سمجھتے تھے۔ کہ مسلمانوں میں ابھی سیاسی ذہنیت اس معیار پر نہیں پہنچی۔ کہ اختلاف عقائد کو قائم رکھتے ہوئے وہ دوسروں سے رواداری کا برتاؤ کر سکیں۔ اس لیے مسلم لیگ کا فرض ہے۔ کہ وہ ان اختلافات کے کناروں کو نہ چھوئے۔ ورنہ اس کی دھجیاں اڑ جائیں گی۔

چنانچہ یہ تجربہ آپ کو ہو چکا تھا۔ کہ بعض مذہبی لیڈر جو مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔ اپنے اختلاف عقائد کو اس میں بھی گھسیڑنے کی کوشش کرتے رہے۔ جس کو اگر قائد اعظم سختی سے نہ روک دیتے۔ تو مسلم لیگ اپنے مقصد میں کوئی ترقی کرنے سے پہلے ہی پارہ پارہ ہو کر رہ جاتی۔ اور ہر خیال کے مسلمان اس کے سٹیج پر کبھی جمع نہ ہو سکتے۔

قائد اعظم کا مستقل مزاجی سے اپنے اس اصول پر جما رہنا ہی اس سیاسی اتحاد کا باعث ہؤا۔ جس کا نتیجہ آخر پاکستان کے قیام کی صورت میں برآمد ہؤا۔ اور آپ نے اپنی تحریک کو مذہبی مینارِ بابل بننے سے محفوظ کر لیا۔ ورنہ وہ مذہبی تعصب اور فرقہ بندی کی بھانت بھانت کی بولیوں کا شکار ہو جاتی

افسوس ہے کہ قائد اعظم مرحوم کی وفات کے بعد مسلم لیگ آپ کے اس بنیادی اصول کو قائم نہ رکھ سکی۔ جس کا نتیجہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ مسلم لیگ مسلمہ طور پر ایک ایسی مردہ جماعت بن گئی ہے۔ کہ اب شاید ہی کبھی اس کی نبض حرکت کرنے لگے۔ چنانچہ گذشتہ فسادات پنجاب میں بعض مسلم لیگیوں نے جو کردار ادا کیا۔ جس کا کسی قدر مفصل ذکر تحقیقاتی عدالت نے اپنی رپورٹ میں کیا ہے۔ اس کے بعد ہی سے قائدِ اعظم کی یہ زندہ تحریک جو مسلم لیگ کے لباس میں ظاہر ہوئی تھی۔ بالکل بے جان ہو کر رہ گئی ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے قائد اعظم کے اصول کو ناکام بنانے کے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگایا ہے۔ اب اس کی وفات پر خوشی کے نعرے لگا رہے ہیں۔ جن میں سے مودودی صاحب کی جماعت اسلامی پیش پیش ہے۔ جس نے مذہب کے نام پر انتشار کی شان کے پراپیگنڈا سے مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کے اس قلعہ کو مسمار کرنے میں سب سے زیادہ جدوجہد کی ہے۔ اور کمیونسٹوں اور احراریوں تک سے اس مقصد کے حصول کے لئے گٹھ جوڑ کیا ہے۔

خیر "مسلم لیگ" تو صرف ایک نام ہے۔ اصل چیز تو وہ اصول ہے۔ جس سے قائد اعظم مرحوم نے اس مردہ میں جان ڈالی تھی جو اس سے پہلے خاص کر پنجاب میں محض امراء اور جی حضوریوں کی جماعت سمجھی جاتی تھی۔ جس کا عوام کے نزدیک کوئی وقار نہیں تھا۔ قائد اعظم مرحوم نے مذہبی ہنگامہ خیزی اور فرقہ بند جذبات انگیزی سے الگ رہ کر اس کو نہ صرف ایک مقبول عوامی تحریک بنا دیا۔ جس کی سٹیج پر شیعہ سنی۔ اہلحدیث۔ اور دیگر تمام فرقوں کے مسلمان جمع ہو گئے۔ بلکہ اس کو ایسی فعال جماعت میں منتقل کر دیا۔ کہ جس کے ایک مؤثر اقدام سے پاکستان معرضِ وجود میں آگیا۔

مسلم لیگ خواہ اب مردہ ہو چکی ہے۔ اگر "قائد اعظم کا اصول از سرِ نو ملک میں کارفرما ہو جائے۔ اور کوئی جماعت بھی کسی نام سے اسکو لے کر اٹھے۔ تو یقیناً پاکستان کے قیام و استحکام کا بندوبست اسی جماعت سے وابستہ ہو گا۔ اگر کوئی ایسی جماعت آگے نہ آئی اور ملک کو سیاسی اور نیم سیاسی مذہبی جماعتوں کا مینارِ بابل بنا دیا گیا۔ تو پھر بھی پاکستان تو انشاء اللہ قائم ہی رہے گا۔ مگر ایک مدت تک وہ

احباب خلوصِ قلب سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ)

جیسا کہ احباب کو پہلے بھی توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد بار فرمایا ہے۔ کہ حضور کی صحت کی بحالی دواؤں پر موقوف نہیں۔ بلکہ اس سے بہت زیادہ مخلصین جماعت کی دعاؤں پر حضور کی صحت کا انحصار ہے۔ اور ایک خطبہ میں حضور نے یہ اظہار فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء بھی یہی ہے۔ کہ حضور کی صحت دعاؤں پر منحصر ہے۔ اور حضور نے احباب جماعت کو خلوصِ دل سے دعا کرنے کے لئے تاکید فرمائی ہے۔ میں دوستوں کو اس امر کی یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں۔ کہ دوست پورے خلوصِ قلب اور جوش اور گریہ زاری سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت عطا فرمائے۔ تا حضور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اور اسلام کی کامل اشاعت اور اسے دنیا میں غالب کرنے کی سکیموں کو کما حقہٗ مکمل کرنے کی کوشش فرما سکیں۔ اور تا اسلام کے غلبہ کے وعدے جلد از جلد پورے ہوں ایسی دعائیں کی جائیں۔ جو ناممکن کو ممکن میں بدل دیں۔ دعا کرنے والوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر نہایت ہی حوصلہ افزا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ حضور اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں ؎

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا ٭ کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

اس سے بڑھ کر ہم سب کی خوش قسمتی اور کیا ہے۔ کہ اس تاریکی کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے پیارے فرستادہ کی پہچان کی توفیق عطا فرمائی۔ ہمیں اس کے شکریہ میں ایسی برگزیدہ ہستیوں کی صحت و عافیت کے لئے پورے اخلاص اور توجہ اور الحاح سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات اولین حق رکھتی ہے۔ کہ مخلصین جماعت حضور کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کریں۔

سابقہ ہی احباب جماعت کی توجہ اس طرف بھی مبذول کراتا ہوں۔ کہ ان دنوں حضرت سیدہ ام مظفر احمد سلمہا اللہ لاہور میں بیمار رہیں۔ ان کی بیماری اس قسم کی ہے۔ کہ کبھی کچھ تخفیف ہو جاتی ہے۔ مگر پھر تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اس وجہ سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی تکلیف اور گھبراہٹ رہتی ہے۔ اسی لئے احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے بھی خصوصیت سے دعائیں کریں۔

خطبہ جمعہ

اسلام اور سلسلہ کی ترقی ایسے مخلص اور متقی انسانوں سے وابستہ ہے جو خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں

ہر فرد جماعت کے اندر یہ آگ لگی ہوئی ہونی چاہئے کہ نہ صرف اس نے دین کی خدمت کرنی ہے بلکہ مزید خدمت کرنے والے تیار بھی کرنے ہیں

دعاؤں کی اتنی عادت ڈالو کہ رات اور دن دعائیں ہی تمہارا شیوہ ہو جائے —

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء — بمقام ربوہ

— خطبہ نویس۔ محترم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی —

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تحریک جدید کے لئے جماعت جتنا روپیہ دیتی ہے، ضرورت تو اس سے بھی زیادہ روپے کی ہے مگر پھر بھی کیا امیر اور کیا غریب سب لوگ اس کے لئے قربانی کر رہے ہیں لیکن سلسلہ احمدیہ کا کام روپیہ سے بھی زیادہ انسانوں سے وابستہ ہے. اور انسان بھی ایسے جو نیک اور صالح اور مخلص ہوں۔ دنیا میں جب کبھی خدا تعالیٰ نے کوئی سلسلہ قائم کیا ہے۔ اس نے اسے انسانوں سے ہی چلایا ہے اور انسانوں کے ذریعہ ہی اسے ترقی دی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات پر انیس سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے لیکن آپ کے ماننے والوں میں اب بھی ایسے انسان پائے جاتے ہیں۔ جو آپ کے لائے ہوئے دین کی خاطر قربانیاں کرتے اور اس کی اشاعت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ اس وقت صرف ایک فرقہ کی طرف سے ۵۶۰۰۰ پادری کام کر رہا ہے باقی فرقوں کے پادریوں کو ملائیں۔ تو ان کی تعداد اس سے بہت زیادہ بن جاتی ہے اور یہ پادری بھی صرف وہی ہیں جو غیر ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ اپنے اپنے ملک میں کام کرنے والے پادریوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ اتنے آدمیوں میں جو جوش اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ وہ صرف حضرت مسیح علیہ السلام کے لائے ہوئے پیغام کی اشاعت کے لئے ہے۔ اسی طرح اسلام کی تبلیغ کے لئے

ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے،

جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل جائیں اور اسلام کی اشاعت کریں۔ پھر اس بات کی ضرورت ہے کہ اعلیٰ اخلاص دیانت اور تقوے والے لوگ مرکز میں جمع ہوں اور انہیں مرکزی کاموں پر لگایا جائے.

جو کام اس وقت ہمارے سامنے ہے وہ اتنا اہم اور اتنا عظیم الشان ہے کہ اگر ہزاروں سال تک اتقیاء، صلحاء اور علماء ایک بہت بڑی تعداد میں اس کا بوجھ اٹھانے کے لئے اپنے کندھے اس کے نیچے نہیں رکھیں گے تو یہ کام پوری طرح سر انجام نہیں دیا جا سکے گا اگر چند آدمی سلسلہ کی خدمت بجا لانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں تو یہ کام ممتد نہیں ہوگا۔ اور ہماری جماعت بھی ایک انجمن بن کر رہ جائے گی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلوں کے کام انجمنوں کے ساتھ نہیں چلتے بلکہ خلفاء اور ان کے ساتھ کام کرنے والے

اتقیاء صلحاء اور علماء

کے ساتھ چلتے ہیں۔ وہ کام ایک ایسی جماعت کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ جو قیامت تک چلی جاتی ہے۔ اور اسکے ہر فرد کے اندر نہ صرف یہ آگ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ کہ اس نے خود دین کی خدمت کرنی ہے۔ بلکہ وہ مزید خدمت کرنے والے لوگ تیار کرتا ہے۔ ہمارے واقفین کو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جس طرح ہر چندہ دینے والے کے لئے صرف خود چندہ دینا کافی نہیں بلکہ مزید چندے دینے والے تیار کرنے بھی ضروری ہیں۔ اسی طرح ہر ایک واقف زندگی کے لئے مزید واقف زندگی تیار کرنے ضروری ہیں۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اشاعت اسلام کا یہ اہم کام قیامت تک جاری رہ سکتا ہے۔

پھر یہ ضروری ہے

کہ ان میں سے ہر ایک صلحاء اور اتقیاء کا طریق اختیار کرے۔ اور دعاؤں میں لگ جائے۔ اور نہ صرف خود دعاؤں کی عادت ڈالے۔ بلکہ یہ احساس دوسروں کے اندر بھی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ آج وہ لوگ بہت کم ہیں جنہیں دعائیں کرنے کی عادت ہے۔ ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد ایسا ہو جو راتوں کو جاگے۔ اور خدا تعالیٰ کے آگے سجدہ میں گر کر روئے اور

سلسلہ کے لئے دعائیں کرے

اور دن کے وقت استغفار اور ذکر الٰہی کرے اور یہ عادت اس حد تک اپنے اندر پیدا کرے کہ خدا تعالیٰ کا الہام اور اس کا کلام اس پر نازل ہونے لگ جائے۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جتنا تغیر دنیا میں پیدا کیا ہے۔ وہ صرف کتابوں کے ذریعہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ تغیر اس طرح پیدا ہوا ہے کہ آپ نے [illegible] رات دن اس کے لئے دعائیں کیں۔ جن [illegible] سے آپ کے اندر خدا تعالیٰ کا نور پیدا ہو گیا۔ جو شخص اس نور کو دیکھتا تھا۔ اس کے اندر اشاعت اسلام کی آگ لگ جاتی تھی۔ اور پھر وہ آگ آگے پھیلتی جاتی تھی۔

پس تم اس بات پر ہی خوش نہ ہو جاؤ کہ تم نے مولوی فاضل پاس کر لیا ہے یا شاہد کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ بلکہ دعاؤں کی عادت ڈالو۔ اور اتنی دعائیں کرو۔ کہ رات اور دن

تمہارا شیوہ ہی دعائیں کرنا ہو

تم اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے چلتے پھرتے دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اگر تمہارے کسی ساتھی کی طرف سے کوئی خرابی بھی پیدا ہو گی۔ تو تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی دعائیں اس کا ازالہ کر دیں گی۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کراچی سے

ربوہ آکر میری طبیعت

زیادہ کمزور ہو گئی ہے۔ کراچی میں طبیعت اچھی ہو گئی تھی۔ ویسے یورپ میں بھی گھبراہٹ اور بے چینی کے حملے ہوتے تھے۔ مگر وہ حملے جلد دور ہو جاتے تھے گھنٹے دو گھنٹے کے بعد ان حملوں کا اثر زائل ہو جاتا تھا۔ لیکن یہاں دن کے بعد دن ایسا گزرتا ہے۔ کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا سر میں ہتھوڑے چل رہے ہیں۔ صرف کل کا دن ایسا آیا ہے۔ جس میں میں نے کسی قدر آرام محسوس کیا ہے۔ لیکن شام کے بعد طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ تم نے دعاؤں اور گریہ وزاری کے ساتھ میری جان بچانے کی کوشش کی۔ اور خدا تعالیٰ نے میری جان بچا لی۔ مگر جب تک میری طبیعت بالکل درست نہ ہو جائے۔ میرے لئے کام کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ محض سانس لینے والا انسان کام نہیں کر سکتا۔

کام وہی شخص کر سکتا ہے

جس کے دل کو اطمینان اور سکون نصیب ہو۔ پس دعائیں کرو۔ بلکہ دعاؤں کی اس طرح عادت ڈالو۔ کہ تمہاری دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے عرش کے پائے بھی ہل جائیں۔ اور وہ اپنی رحمانیت کے ماتحت اپنے بنائے ہوئے قانون وسعت رحمتی کل شیئ کی وجہ سے تمہاری دعاؤں کو سنے۔ اور دنیا میں

اسلام کی اشاعت کی داغ بیل

ڈالے:

نیلیل احمد تاجر مبلغ امریکہ جو آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں۔

انہیں میں نے ایک دن پہلے بھی کہا تھا۔ اور آج بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ سفید لوگوں میں تبلیغ کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ آج ہی مولوی نورالحق صاحب انور کا امریکہ سے خط آیا ہے۔ کہ آپ نے تحریک فرمائی تھی کہ سفید لوگوں میں تبلیغ پر زور دیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی اس توجہ کو قبول فرمایا۔ اور اس نے ہماری مدد فرمائی۔ چنانچہ آج میں کینیڈا کے ایک دوست کی بیعت کا خط بھیجتا ہوں۔ یہ دوست فوج میں ملازم ہیں۔ اور سفید رنگ کے ہیں۔ مولوی نورالحق صاحب نے اس دوست کا فوٹو بھی ساتھ بھیجا ہے

غرض ان کے امریکہ واپس جانے سے پہلے ہی خدا تعالیٰ نے

سفید لوگوں میں تبلیغ

کے رستے کھول دیئے ہیں۔ اس نومسلم دوست نے مولوی صاحب کو لکھا ہے کہ میں نے ابھی نماز کو عملی طور پر سیکھنا ہے اور آپ جانتے ہیں۔ کہ یہ کسی معلم کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ مگر آپ ابھی تک مجھ سے ملے نہیں کہ میں آپ سے نماز پڑھنا سیکھوں۔ مولوی صاحب نے اسے لکھا ہے کہ جب آپ کو فوج سے چھٹی ملے۔ تو مجھے اطلاع دیں۔ میں فوراً آ جاؤں گا۔ اور نماز کا طریق آپ کو بتا دوں گا۔ سو دعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ پہلے تمہارے دل میں اسلام کو قائم کرے اور پھر تمہارے ذریعہ دوسرے لوگوں کے دلوں میں اسلام قائم کرے۔ تم اس وقت تک دم نہ لو جب تک کہ تم میں سے ہر ایک واقف زندگی بیس بیس اور واقف زندگی تیار نہ کرے اور پھر وہ بیس بیس واقف زندگی اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک کہ وہ آگے بیس بیس واقف زندگی تیار نہ کریں اسلام کی اشاعت کے لئے

ہزاروں بلکہ لاکھوں مبلغوں کی ضرورت ہے

جب وہ لوگ تقویٰ اور اخلاص سے باہر نکلیں گے اور اسلام کی اشاعت کریں گے۔ تو ساری دنیا اسلام کو قبول کرلے گی۔ اور دنیا سے کینہ بغض اور شرارت کا بیج دور ہو جائے گا۔ اور امن قائم ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ اس بارہ میں تمہاری مدد فرمائے

یاد رکھو

چندے تبھی بڑھیں گے۔ جب آدمیوں کی تعداد زیادہ ہو جائے۔ اور آدمیوں کی تعداد تبھی زیادہ ہوگی۔ جب واقفین کی تعداد بڑھیگی۔ اور ان کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ لوگ سلسلہ میں داخل ہوں جب زیادہ سے زیادہ

تحریک جدید کے جہاد میں جماعتوں کی قربانیاں

خدمت دین کو اک فضل الٰہی سمجھو
اس کے بدلہ میں کبھی طالب انعام نہ ہو۔

تحریک جدید کے نئے سال کے وعدے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو رہے ہیں۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خطبہ دیئے ایک ماہ کا عرصہ ہونے والا ہے۔ جماعتوں کی طرف سے جو وعدے آئے ہیں وہ بہت کم ہیں۔ اسلئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ جن جماعتوں نے اپنے وعدے کی فہرست ایک حد تک پوری یا پہلی فہرست حضور کے پیش کردی ہے۔ ان کے نام بوجہ سابقون الاولون کے شائع کردیئے جائیں۔ تاجن جماعتوں نے ابھی تک اپنے وعدوں کی فہرست نہیں بھیجی۔ وہ اس ماہ کے آخر تک ارسال فرمادیں۔

فہرست کے تیار کرنے میں احباب کو ہرگز نظر انداز نہ کریں کہ دفتر اول دفتر دوم میں جو احباب شامل ہیں۔ وہ خود اضافہ کریں۔ لیکن اگر کوئی دوست تبدیلی مالی حالت سے اضافہ نہ کرسکے تو وہ اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کو نیا شامل کرکے اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تبلیغ اسلام کا کام وسیع ہوتا جا رہا ہے۔

جماعت کو بھی اس وسعت کے پیش نظر مالی قربانی میں اضافہ کرنا چاہیئے تاان کے ایمان اور اخلاص میں اضافہ ہو دفتر وکیل المال کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ ۲۱ اکتوبر اور ۲۸ اکتوبر کے اقتباس معہ فارم ارسال ہو رہے ہیں۔ یہ جماعتیں اپنے فارم دفتر اول و دفتر دوم پر کرکے ارسال فرمادیں۔ اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ ہدایت ہے:۔

”پس تم اپنے چندوں کو بڑھاؤ۔ لوگوں کے پاس جاجاکر ان سے وعدے لکھواؤ اور بغیر میری تحریک کے نومبر کے آنے سے پہلے (اب نومبر کے آخر تک) اپنے چندے پچھلے سال سے زیادہ کرلو پھر خدا سے بھی ادا کرو۔ اگر تم یہ کام کروگے۔ تو اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نازل ہوگا۔ اور میری دعائیں بھی تمہیں ملیں گی

یاد رکھو۔ امام کی اطاعت ہی اصل چیز ہے۔ امام اگر وعدے لکھوانے کے لئے کہتا ہے۔ تو چندے کی وصولی بھی کرو۔ مگر زیادہ زور وعدوں کے لکھوانے پر دو“

پس آپ یہ فہرست پڑھ کر اپنی فہرست کی تکمیل کریں اور جنہوں نے ابھی تک فہرست نہیں ارسال کی۔ وہ فوری توجہ کرکے ارسال فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

دفتر اول اور دفتر دوم کی جماعتوں کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوکر منظور شدہ حسب ذیل ہے

دفتر اول سال ۲۲

جماعت نوشہرہ چھاؤنی	۶۹۹/-/-
” ملتان چھاؤنی	۷۶۸/۱۱/-
محلہ دارالرحمت وسطی	۸۲۵/۱۲/-
جماعت مدرسہ چٹھہ	۱۶۲/۱۲/-
۵۔ جماعت سرک کلاں	۹۸/۱۵/-
۶۔ ” چک نمبر ۶۵ گ ب	۱۷/۱۲/-
۷۔ ” ” ۳۳ ج ب	۱۱۷/۲/-
۸۔ ” جال پور سندھ*	۲۱۳/-/-
۹۔ ” گھوگھیاٹ سرگودھا	۲۶/۷/-
۱۰۔ ” چکوال جہلم	۳۸/۸/-
۱۱۔ ” ٹوپی سرحد	۴۲/-/-
۱۲۔ محلہ دارالرحمت غربی	۲۹/۱۰۹۵/۸
۱۳۔ جماعت کراچی	۱۰۷۹/۹
۱۴۔ جماعت محمد آباد اسٹیٹ	۳۳/۸
۱۵۔ حلقہ دہلی دروازہ	۱۲/۰/۲
۱۶۔ جماعت گوجرانوالہ	۵۵۵/۱۲/-
۱۷۔ ” شیخوپورہ	۳۶۷/۱۰/-
۱۸۔ ” وزیر آباد	۸۱/۸/-
۱۹۔ ” سمبڑیال	۱۲۶/۱۴/-
۲۰۔ ” گوٹھ امام بخش سندھ	۲۱۸/-/-
۲۱۔ ” کنری سندھ	۳۰۲/۸/-
۲۲۔ لوریوالہ گوجرانوالہ	۱۵۲/۸/-
۲۳۔ گوجرانوالہ شہر	۸۵۳/-/-
۲۴۔ چک چہور نمبر ۱۱۷ شیخوپورہ	۱۶/۸/-
۲۵۔ محلہ دارالنصر ربوہ	۸۲/۲/-
۲۶۔ لجنہ اماء اللہ ”	۱۲۸/۳/-
۲۷۔ جماعت گگھڑ	۳۲/۱/-
۲۸۔ ” ایبٹ آباد	۲۷/-/-
۲۹۔ نصرت آباد اسٹیٹ	۱۵۰/-/-

(وکیل المال تحریک جدید) (باقی)

جو لوگ مسلمان ہو جائیں گے تو وہ چندے بھی دینگے اور اس طرح اسلام کی اشاعت کا کام بڑھتا چلا جائے گا۔ اور آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ دن بھی آجائے گا جب ساری دنیا میں اسلام ہی اسلام ہوگا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی صحت کے متعلق
اطلاع

لاہور بذریعہ ڈاک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور سیدہ ام مظفر صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وہ تاریخ وار درج ذیل ہیں۔

۱۶ نومبر:۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بدستور ناساز ہے ابھی گردے کا درد بھی چل رہا ہے۔ گو کسی قدر کمی ہے۔

سیدہ ام مظفر صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو رات دوائی کے اثر کے تحت نیند اچھی آگئی۔ مگر صبح سے پھر ٹانگ میں درد اور بے چینی شروع ہے گو بحیثیت مجموعی پہلے سے کچھ افاقہ ہے

۱۷ نومبر:۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو آج رات اعصابی تکلیف کچھ زیادہ رہی نیز گردہ میں بھی درد کی شکایت تاحال چل رہی ہے۔

سیدہ ام مظفر صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو کل دوپہر کے بعد درد اور گھبراہٹ میں کچھ اضافہ ہو گیا اور کافی بے چینی رہی احباب حضرت میاں صاحب موصوف اور سیدہ ام مظفر صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ہالینڈ کے احمدیہ مشن کے زیر اہتمام اسلام کے متعلق دو نئی کتابوں کی اشاعت

کتابوں کی مقبولیت ۔ عیسائی پریس کی طرف سے تنقید و تبصرہ

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ اسلام مقیم ہالینڈ)

(۲)

(۷) "Het Vaderland"
اپنی ۱۶ر جولائی کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"جی۔ اے بشیر انچارج آف دی احمدیہ مسلم مشن اِن ہالینڈ نے اس کتاب "قرآن اور اسکی تعلیم" میں قرآن مجید اور اس کی تعلیم کا دلکش اور واضح طرز پر خلاصہ پیش کیا ہے۔ یہ ایک عجیب امر ہے۔ کہ قرآن اپنے چالیس کروڑ متبعین کے خیالات اور زندگی پر کس طرح اثر انداز ہے۔ مصنف نے اس اعجوبہ کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"قرآن مجید دوسرے مذاہب کی الہامی کتب سے بہت مختلف ہے۔ کیونکہ اس میں صرف خدا تعالیٰ کا خالص کلام جمع کیا گیا ہے۔ اور اس کا ہر لفظ خدا تعالیٰ کا بولا ہوا لفظ ہے۔ قرآن مجید کے متن میں آج تک کسی قسم کی بھی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ (جو کہ اسے دوسری کتب سے ممتاز کرتا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلام اور الہامی کلام کو ملا کر پیش نہیں کیا گیا۔ (جیسا کہ دوسرے مذاہب کی کتب میں کیا گیا ہے) اگرچہ موجودہ کتابی صورت نبی اکرمؐ کے زمانہ میں موجود نہیں تھی۔"

یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں قرآن مجید پر بحث کی گئی ہے۔ دوسرے حصہ میں قرآن مجید کی اخلاقی تعلیم بیان کی گئی ہے۔ اور تیسرے حصہ میں مذہبی مسائل۔

قرآن (مجید) کی اخلاقی تعلیم میں انسان کو ناانصافی کینہ۔ تکبر۔ جھوٹ۔ لغویات۔ فحش۔ سرکشی چغلی۔ بخل۔ دوسروں کی پھبتی اڑانا۔ فضول خرچی۔ بے اعتباری اور خودپسندی وغیرہ صفات سے پاک رہنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس کے برعکس رحم۔ انسانوں سے محبت و پیار۔ حد میں رہنا۔ دوسروں سے میل ملاپ کرنا۔ انکسار صبر۔ استقلال۔ قناعت۔ نیکی۔ راستبازی۔ سچائی۔ صلح۔ امن و سلامتی۔ اعتبار کرنا اور خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دینا۔ اور اس کی مرضی پر عمل کرنا وغیرہ صفات حسنہ سے متصف ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔ ہم قرآن مجید کی اخلاقی تعلیم کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ اس عجیب کتاب کا مکمل حصہ ہے۔ مسٹر بشیر نے بہت ہی اچھی کتاب لکھی ہے۔ جو کہ قرآن مجید کے حق میں دفاعی حیثیت رکھتی ہے۔ اور وہ قرآن کی طرف لوگوں کی توجہ کو کھینچنے کا موجب ہوگی۔ آزاد خیال عیسائی اس کتاب سے کافی لطف اٹھائیں گے۔

(۸) اخبار "Leewaander Caunant" اپنی ۲ر ستمبر کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"تقریباً ۲۰ فی صدی دنیا کی آبادی مسلمان ہے۔ مگر ہم یورپین اس امر کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ اگر دنیا کے اس حصہ کی طرف سے ان کی مذہبی کتاب کے متعلق کوئی لٹریچر شائع ہو کر ہم تک پہنچتا ہے۔ تو ہم اس کی طرف تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔ اگر ہم دنیا میں پیدا ہونے والے انقلابات کے متعلق علم رکھنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم قرآن کے متعلق زیادہ علم حاصل کریں۔ یہ کتاب اس کتاب کے ماننے والے کی لکھی ہوئی ہے۔ جو کہ اس کتاب کے متعلق یہ حتمی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ کلیتہً خدا تعالیٰ کی نازل کردہ ہے۔ مصنف نے صرف قرآن مجید کے ظہور کے متعلق بعض باتیں ہی بیان نہیں کیں۔ بلکہ اس کتاب پر ایمان لانے کے لئے دلائل بھی پیش کئے ہیں۔ دوسرے اور تیسرے حصہ میں قرآن مجید کے اپنے الفاظ میں اس کی اخلاقی اور مذہبی تعلیم کو پیش کیا گیا ہے۔ اسلام کے ساتھ تعارف پیدا کرنے کے لئے یہ کتاب یقیناً بہت اچھا ذریعہ ہے۔ جو کہ انسان کو اسلام کے متعلق مزید کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اور خاص کر قرآن مجید کے مطالعہ کی طرف۔ صرف اسی کتاب پر انحصار کر لینا ٹھیک نہیں ہوگا۔"

(۹) "Algemeen Daghlad"
اپنی ۱۲ر ستمبر کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"کچھ عرصہ سے ہالینڈ میں احمدیہ مسلم مشن کام کر رہا ہے۔ جس کا مرکز دی ہیگ ہے۔ اس کا کام اسلام کی تبلیغ کرنا ہے۔ گذشتہ سال اس مشن کی جد و جہد کے نتیجہ میں قرآن مجید کا ڈچ ترجمہ منصۂ شہود میں آیا۔ اور اب اس مشن کے انچارج مسٹر جی اے بشیر نے مندرجہ ذیل کتاب شائع کروائی ہے۔ "قرآن اور اس کی اخلاقی تعلیم" یہ کتاب سادہ طور پر لکھی گئی ہے۔ جو کہ ایک سو سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں قرآن کے ظہور، اس کے جمع و ترتیب اور دوسری الہامی کتب سے نسبت۔ اس کے خدائی کلام ہونے اور قابل اعتبار اور غیر محرف وصول ہونے وغیرہ مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ جو کہ احمدی خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ یہ کتاب عام تحقیقاتی کتابوں کی حیثیت نہیں رکھتی۔ احمدیہ جماعت قرآن مجید کے متعلق یہ حتمی عقیدہ رکھتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ لہٰذا دوسروں کو بھی اس عقیدہ کے اپنانے کی تلقین کرتی ہے۔ قرآن کو دوسرے مذاہب کے اجراء اور تکمیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

دوسرے حصہ میں قرآن مجید کی اخلاقی تعلیم اس کے اپنے الفاظ میں پیش کی گئی ہے۔ تیسرے حصہ میں مذہبی امور پر بحث ہے۔ اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ کے وجود۔ اس کی صفات۔ مذہب اور عقل۔ گناہ اور کفارہ گناہ۔ موروثی گناہ۔ معافی گناہ۔ زندگی مابعد الموت۔ مقصد حیات انسانی۔ مذہب کا مقصد اور عبادت وغیرہ مسائل زیر بحث لائے گئے ہیں۔ جو لوگ اس مشن کے ذریعہ اسلام سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بہت مفید لٹریچر کی حیثیت رکھتا ہے۔"

(۱۰) "Algemeen Handelsblad"
اپنی ۱۴ر ستمبر کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"ابھی ابھی قرآن مجید کے متعلق ایک تعارفی کتاب چھپی ہے۔ جو کہ مسٹر بشیر انچارج احمدیہ مسلم مشن کی لکھی ہوئی ہے۔ اس تحریک کی بنیاد حضرت احمد علیہ السلام کے ذریعہ ۱۸۸۹ء میں رکھی گئی۔ ہم اسے ایک اسلامی فرقہ کہہ سکتے ہیں۔ احمدیہ موومنٹ کی ابتداء ہالینڈ میں ۱۹۴۷ء میں ہوئی۔ جو کہ صلح و امن کی روح کے ساتھ اسلام کی بنیادی تعلیم کو پھیلانے کا کام کر رہی ہے۔ نومبر میں اس جماعت کی مسجد کا ہیگ میں افتتاح ہوگا۔ مسٹر بشیر کی یہ کتاب سب سے پہلے یہ ثابت کرنا چاہتی ہے۔ کہ قرآن برعکس دوسری مذہبی کتابوں کے کلیتہً خدائی الہام پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں اس کا متن بالکل غیر محرف و مبدل ہے۔ اگرچہ یہ کتاب حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پہلے خلیفہ نے جمع کی تھی۔ دوسرے حصہ میں قرآن کے منتخب شدہ الفاظ و آیات کے ذریعہ قرآن کی اخلاقی تعلیم کو پیش کیا گیا ہے۔ اور تیسرے حصہ میں مذہبی مسائل زیر بحث لائے گئے ہیں۔ مسٹر بشیر کی یہ کتاب بلاشک قرآن (مجید) کے لئے ایک قابل اور واضح تمہید کی حیثیت رکھتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری اس کتاب کو بہت زیادہ شہرت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اسے لوگوں کی قرآن مجید اور اسلام کی طرف توجہ کو مبذول کرنے کا موجب بنائے۔

اس کتاب میں قرآن مجید کی اخلاقی تعلیم پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اور پھر صرف قرآن مجید کے اپنے الفاظ میں ہی۔ تاکہ عیسائی دنیا جو قرآن مجید کا مطالعہ نہیں کرتی۔ قرآن کی اس تعلیم سے واقفیت حاصل کرے۔ اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ عیسائی دنیا میں پادریوں وغیرہ کی لکھی ہوئی کتب میں اس امر پر زور دیا جاتا ہے۔ کہ اسلام ایک قوانین کا مذہب ہے۔ اس میں انسان کی اخلاقی قوتوں کو نشوونما دینے کی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ اس لئے ان لوگوں کی مدد کے لئے عیسائی مبلغوں کا اسلامی دنیا کی طرف جانا ایک لابدی امر ہے۔ تاکہ ان بیماروں کو شریعت کے بوجھ سے نجات۔ عام جو لوگ ان کتب کو پڑھتے ہیں۔ یا پادریوں کے لیکچروں کو سنتے ہیں۔ وہ آمنّا و صدّقنا کہہ کر خوش ہو جاتے ہیں اور پھر دل کھول کر مشنوں کی مدد کرنے کا عزم لے کر گھروں کو جاتے ہیں۔ ان لوگوں کی خاطر میں نے یہ کتاب لکھی ہے۔ تاکہ انہیں علم حاصل ہو جائے۔ کہ پادری اور ان کے مصنف انہیں اصل بات نہیں بتلاتے۔ بلکہ ان کی ناواقفیت سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے انہیں اسلام کے متعلق غلط تعلیم دیتے ہیں۔ اگر اس کتاب کی جلدی فروخت ہو جائے۔ تو پھر انشاء اللہ اس سلسلہ میں ایک اور چھوٹی سی کتاب لکھی جائیگی۔ جس میں اسلامی عقائد کی تشریح کے علاوہ دوسرے مذاہب سے مقابلہ بھی کیا جائیگا۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ ہمارے مشن کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ اب ہماری مسجد اسی ماہ کے آخر تک مکمل ہو جائیگی۔ انشاء اللہ۔ جو کہ ہماری تبلیغ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ مسجد کا پتہ حسب ذیل ہوگا۔

De moskee Oost
Duinlaan 79
The Hague

نومبر کے شروع سے ہمارا مشن وہاں منتقل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہماری مسجد کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین۔

ہر مرد ہر عورت ہر بچہ کو تحریک جدید میں شامل کرو
بلکہ
زیر تبلیغ دوسرے لوگوں کو بھی شامل کرو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تحریک جدید کے بائیسویں سال کا عطیہ ۱۰۳۶۴/- روپے ہے دفتر اول کے اکثر احباب کرام کو یہ امر معلوم ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دسویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ اس سال ایسی قربانی ہر مجاہد جو شروع سے تحریک جدید میں شامل ہے کرے کہ اس نے پہلے کسی سال میں نہ کی ہو اور اس کی اس سال کی قربانی کی گزشتہ سالوں میں نظیر نہ ملے چنانچہ اس پر حضور ایدہ اللہ نے پہلے سال سے نویں سال تک شاندار قربانی ہر سال اضافہ کرتے آ رہے تھے دسویں سال میں جو نویں سال سے قریب ساڑھے تین گنا تھی کی چنانچہ دسویں سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دس ہزار کا عطیہ تحریک جدید میں جمع فرمایا۔ اور پھر جب حضور نے تحریک جدید کے جہاد میں نو سال کا مزید اضافہ فرمایا۔ تو حضور اسی دس ہزار روپیہ پر ہر سال اضافہ فرماتے آ رہے ہیں اور صرف تحریک جدید کے بائیس سال میں ڈیڑھ لاکھ سے اوپر ادا فرما چکے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

یہ اس لئے لکھا گیا ہے کہ دفتر اوّل اور دفتر دوم کے اکثر احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عطیہ کا علم نہیں۔ ورنہ وہ بھی خصوصاً دفتر دوم کے مجاہد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنے وعدوں میں شاندار اضافہ فرمائیں۔ ان کو اپنے مقدس امام کی اقتدا میں دفتر دوم میں شاندار اضافہ کرنا چاہیئے۔ اس میں شک نہیں دفتر اوّل کے اکثر مجاہد بہت بڑھ چڑھ کر دیتے رہے ہیں اور اب بھی دے رہے ہیں۔ مگر دفتر دوم کے مجاہدوں کے اکثر وعدے ان کی آمد سے بہت کم ہیں۔ حالانکہ اب بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام کا بوجھ ان کے کندھوں پر ہے۔ پس امرا صاحبان ... صدر صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید صاحبان۔ سیکرٹریان مال صاحبان اور با رسوخ اور با اثر ہر جماعت کے دوستوں کو اس سال کے وعدوں میں اتنا اضافہ کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنا چاہیئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ ہدایت جو آج اس خاکسار کو موصول ہوئی ہے وہ من وعن پوری ہو جائے۔ اور خاکسار کے نزدیک اس ہدایت کا پایہ تکمیل تک پہنچ جانا جماعت کے لئے مشکل امر نہیں ہے کیونکہ ہر جماعت کے یہ عہدہ دار اس عزم بالجزم کے ساتھ کمر ہمت باندھ لیں کہ ہم نے جب اپنی جماعت سے ہر مرد ہر عورت اور ہر بچہ کو تحریک جدید میں شامل کرنا ہے اور گھر گھر جا کر معلوم کر کے گھر کے ہر شخص کا وعدہ لینا ہے اور پھر اس وعدہ کو جب تک پورا نہ کر لیں آرام اور چین سے نہیں بیٹھنا۔ تو حضور ایدہ اللہ کی یہ ہدایت جو آج ملی وہ یہ ہے:۔

"میں نے جماعتوں کو کہا ہے کہ وہ ڈیوڑھا کریں۔ آپ نے پانچ لاکھ جمع کرنا ہے۔ وعدے بہت تھوڑے ہیں"

اس کے پورا ہو جانے میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے۔ پس ہر جماعت کے عہدیدار دیکھیں کہ ان کی جماعت کا وعدہ دفتر اوّل و دفتر دوم ملا کر ڈیوڑھا ہو گیا ہے۔ یہی فرمان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا کہ ہر جماعت کا وعدہ بہ حیثیت دفتر اوّل و دفتر دوم گزشتہ سال کے وعدوں سے ڈیوڑھا ہو جائے کارکنان سے خاکسار یہ بھی درخواست کرتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ دفتر وکیل المال بھیج چکا ہے ہر مرد اور ہر عورت اور ہر بچہ کو سنا کر اور تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت بتا کر وعدے لیں تو ہر جماعت کے وعدوں کا بحیثیت جماعت ڈیوڑھا ہو جانا کچھ محال نہیں ہے۔

اس وقت تک چند جماعتوں کی طرف سے وعدے آئے ہیں۔ جو فہرستیں حضور کے پیش ہو چکی ہیں وہ بے شک گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ہیں لیکن بحیثیت جماعت کے جماعت کا بھی وعدہ ڈیوڑھا نہیں ہے۔ پس پاکستان اور بیرونی ممالک کی ہر جماعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد بالا کی طرف خاص توجہ دے کر اپنے وعدے بحیثیت جماعت ڈیوڑھے کرنے چاہئیں اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

ارشاد امام

"جماعت کو اپنی مالی قربانیوں کو بھی آگے بڑھانا چاہیئے ...... مبلغین کا بھی فرض ہے کہ وہ جماعتی چندوں کو بڑھانے اور وقف کی تحریک کو کامیاب کرنے کی کوشش کریں" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

"بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ وہ لوگ جو جماعت میں باقاعدہ شامل نہیں ہیں لیکن چاہتے ہیں کہ وہ بھی تبلیغ اسلام کے کام میں شریک ہوں تم ان کے پاس بھی جاؤ اور ان سے چندہ لو" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

(ناظر بیت المال ربوہ)

جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کی ضرورت

جیسا کہ اکثر دوستوں کو علم ہو گا کہ قادیان کے زمانہ کے جاری شدہ جلسہ سالانہ کے لئے ناظر صاحب ضیافت محترم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ۱۹۲۵-۲۴ء میں ضرورت کے مطابق احباب کو جلسہ کے لئے دیگیں دینے کی تحریک فرمائی۔ ضرورت پوری ہو جانے پر تحریک بند کر دی گئی۔ پھر جب دس سال کے بعد سلسلہ کی ضرورت کے لئے مزید دیگوں کی ضرورت پڑی تو پھر ۱۹۳۵-۱۹۳۴ء میں تحریک کی گئی تھی۔ ان کی قلم اور زبان میں وہ اثر تھا کہ دوست سلسلہ کی ضرورت حقہ کی طرف فوری توجہ کرتے تھے۔ اور ضرورت پوری ہو جاتی تھی۔ بہر حال ۱۹۳۵ء کی دیگوں کی تحریک کے مطابق بھی ضرورت پوری ہو گئی۔ اور جلسہ سالانہ کے لئے سینکڑوں دیگیں جمع ہو گئیں۔ اور پھر یہ تحریک ضرورت پوری ہو جانے کے بعد بند کر دی گئی تھی۔ اور ان دیگوں پر معطی حضرات کے نام لکھ دیئے گئے تھے۔ یہ اثاثہ تو قادیان ہی رہ گیا۔

اب یہاں ربوہ آ کر پھر پہلے سے بھی زیادہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ احباب کو معلوم ہے۔ ۱۹۴۹ء سے ربوہ میں جلسہ ہو رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر سال جس طرح مہمانوں کی تعداد میں اضافہ اور زیادتی متواتر ہوتی جا رہی ہے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے سامان میں بھی اضافہ اور مزید فراہمی کی شدید طور پر ضرورت بڑھ رہی ہے۔ اور جلسہ کے لنگروں کے ناظمین کو بڑی دقت ہوتی ہے۔ اب تک تو نہایت تکلیف دہ حالات میں بڑی مشکل سے گذارہ کیا جاتا رہا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے پر زور تحریک کرنے کی جرأت کرتے ہوئے امید وار ہوں۔ کہ سلسلہ کی اس ضرورت کی تکمیل کے لئے اور اپنے یا اپنے والدین و دیگر اقرباء و اعزا کے ایصال ثواب کے واسطے ایک ایک دیگ کا عطیہ دیں۔ معطی حضرات کا نام دیگ پر لکھ دیا جاوے گا۔ جو ہمیشہ یادگار رہے گا۔ امید ہے کہ میری اس تحریک کا فوری جواب احباب جماعت دے کر ممنون فرمائیں گے۔ اور ایک دیگ جس کا وزن کم از کم ایک من ہو۔ یا اس کی قیمت افسر جلسہ سالانہ ربوہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نام بھجوا دیں گے۔ امید ہے۔ کہ احباب فوری توجہ کر کے اور یہ ضرورت پوری کر کے میزبان کی امداد اکرام ضیف کا موجب ہوں گے۔

(خاکسار مرزا ناصر احمد ایم۔ اے افسر جلسہ سالانہ)

شمع حرم مع قندیل حرم

مندرجہ عنوان کتاب فقہ احمدیہ حصہ دوم مع فتاویٰ احمدیہ مشتمل بر مسائل متعلقہ مستورات کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ جسے چند ایک مفید اضافوں کے ساتھ حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد تاجر کتب ۱۴ میں بازار لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں فقہی اسلامی مسائل کے علاوہ اصلاحی تعلیمی، تربیتی مضامین کو جمع کر دیا گیا ہے۔ جن کی مسلمان خواتین کو ضرورت ہے۔ احباب اور خواتین جماعت کو چاہیئے کہ کتاب منگوا کر اس سے علمی استفادہ کریں۔ ناظر تعلیم و تربیت

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے والد خلیفہ سراج الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کلاس والہ دس بارہ دن سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(ضیاء الدین اختر کلاس والہ)

(۲) میرے والد ڈاکٹر عبد الغنی خان صاحب کڑک کو بائیسکل پر گر جانے کی وجہ سے سخت چوٹ آئی ہے۔ نیز میری والدہ محترمہ بھی کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ دونوں کے لئے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (عبد الغفور خان کڑک)

(۳) خاکسار کے بیوی اور بچے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین محمود احمد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

(۴) حکیم مولوی کرم الٰہی صاحب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر دین محمد صوفی احمدیہ دار الشفا گوجرانوالہ

برطانوی باشندوں کو دولت مشترکہ کے ممالک کا دورہ کرنا چاہیئے

امور دولت مشترکہ کے برطانوی وزیر ارل ہوم کا بیان

لندن ۱۸ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایڈنبرا میں بین الاقوامی جونیئر ایوان ہائے تجارت کی دسویں عالمی کانگرس کو خطاب کرتے ہوئے تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر ارل آف ہوم نے نوجوان مردوں اور عورتوں سے اپیل کی کہ وہ دولت مشترکہ کے ملکوں میں جا کر ان ملکوں کا بالعموم اور پاکستان اور ہندوستان کا بالخصوص ان کے ترقیاتی منصوبوں کو آگے بڑھانے میں ہاتھ بٹائیں۔

ارل آف ہوم نے کہا کہ دولت مشترکہ کے پانچ ملکوں کے چالیس ہزار میل کے دورہ میں میں جس چیز سے بے حد متاثر ہوا وہ تھے وہ ترقیاتی منصوبے۔ جو پاکستان لنکا آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جیسے ممالک میں رو بہ عمل ہیں۔ ان میں سے ہر ملک اپنی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے کہ وہ اپنے قدرتی خزانوں کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔ اور ساتھ ہی اپنی صنعتیں قائم کرے۔ جن سے ان کی معیشت میں زبردست تنوع پیدا ہوگا۔

برطانوی صنعتوں کے لئے عظیم موقع

لارڈ ہوم نے کہا کہ میں اس یقین کے ساتھ واپس لوٹا ہوں کہ ان ترقیوں میں برطانوی صنعتوں کے لئے عظیم موقع موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دولت مشترکہ کے ممالک میں یہ خواہش بھی پائی جاتی ہے کہ برطانوی صنعت کاروں کو ان میں حصہ لینا چاہیئے

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ارل آف ہوم نے کہا کہ آنے والے سالوں میں ہم سائنس اور صنعتوں میں جتنا زیادہ ربط پیدا کریں گے۔ اسی قدر تیزی سے ہم خوشحالی کی طرف بڑھیں گے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ عین اس وقت جب ہم سب یہاں جمع ہیں۔ متعدد برطانوی کمپنیوں نے اسکولوں میں سائنسی تعلیم کی ترقی کے لئے پندرہ لاکھ پونڈ کی رقم وقف کی ہے لارڈ ہوم نے کہا کہ ریسرچ صنعتی خوشحالی کی کنجی ہے۔ چنانچہ برطانیہ اس وجہ سے ان ملکوں کی برقی اشیاء اور ایٹمی توانائی کی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہے کہ اس نے گذشتہ دس برس میں ریسرچ کو اولین اہمیت دی ہے۔

سمندر پار کی ضروریات

دولت مشترکہ کے جس علاقہ کا لارڈ ہوم نے دورہ کیا۔ اس میں ترقی کی مثالیں دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دولت مشترکہ کا کوئی ملک بھی سمندر پار کا سرمایہ انتظامی قابلیت اور فنی دلچسپی حاصل کئے بغیر ترقی کی اس منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو اس نے اپنے لئے متعین کر رکھی ہے۔ آپ کو دولت مشترکہ کے ان ممالک کے ترقیاتی منصوبوں میں ان کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ جن کے سامنے بڑے بڑے عظیم پروگرام ہیں

پھانسی کی سزا کو ختم کرانے کی تحریک

لندن ۱۸ نومبر۔ یہاں پھانسی کی سزا کو ختم کرنے کی تحریک کو پھر سے جاری کیا گیا ہے حالانکہ قانون ماہرین اور پارلیمانی ارکان کی رائے ہے کہ اس تحریک کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں ہے۔

سڈنی کے پارلیمانی رکن سڈنی سلور مین کو دونوں پارٹیوں کے متعدد پارلیمانی ارکان جن میں مسٹر بیوان بھی شامل ہیں۔ سزائے موت کو ختم کرنے کا ایک بل پیش کرنے کی اجازت ملی ہے۔ سات ماہ قبل پارلیمنٹ میں ایک ایسا بل ۳۱ ووٹوں کی اکثریت سے مسترد ہو گیا تھا۔ جس میں پھانسی کی سزا کو پانچ سال کے لئے بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

انسانی حقوق کی مشاورتی کمیٹی

نیویارک ۱۸ نومبر۔ کل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی معاشرتی کمیٹی نے کثرت رائے سے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا جو حقوق انسانی کے میدان میں کام کرے گی اقوام متحدہ کے رکن ممالک انسانی حقوق کو فروغ دینے کے لئے وظائف فیلوشپ اور ماہرین کی شکل میں اس کمیٹی سے امداد حاصل کر سکیں گے۔

امریکی مندوب مسز اوسوالڈ بی لارڈ نے جنہوں نے یہ تحریک پیش کی تھی۔ اس فیصلے کی تعریف کی اور کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اقوام متحدہ ہر جگہ زندگی کے تمام شعبوں میں مردوں اور عورتوں کو آزادی دلانے میں پر خلوص دلچسپی رکھتی ہے۔

چین مصر کو تین لاکھ ٹن گندم دیگا

قاہرہ ۱۸ نومبر۔ اشتراکی چین نے ۳۰۰۰۰۰ ٹن گیہوں کے عوض مصر سے ۵۰۰۰۰۰ پونڈ روئی خریدنے کی پیشکش کی ہے۔

بین الاقوامی اشتراکیت دنیائے عرب کے لئے ایک عظیم خطرہ ہے

جبیریکو ۱۸ نومبر۔ عرب مہاجرین کے ایک ترجمان شیخ سلیمان ناجی فاروقی نے کہا ہے کہ بین الاقوامی اشتراکیت دنیائے عرب کے لئے ایک خوفناک خطرہ ہے۔ آپ نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر روس مشرق قریب میں قدم جمانے میں کامیاب ہو گیا تو خانہ جنگی اور بدنظمی کا دور دورہ آئے گا جس کے نتائج عرب ملکوں کے حق میں نہایت مہلک ہوں گے۔

شیخ فاروقی نے کہا کہ مشرق قریب کا اہم ترین مسئلہ عرب اسرائیلی تنازعے کا تصفیہ کرنا ہے انہوں نے اس دقوق کا کامل اظہار کیا کہ یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے فلسطین کی قراردادوں کو تصفیہ کے لئے بات چیت کرنے کی اساس کے طور پر منظور کیا جائے۔

امن کانفرنس کے انعقاد کی تجویز مسترد

لندن ۱۸ نومبر۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایڈن نے کل دارالعوام میں یہ تجویز مسترد کر دی کہ مصر اور اسرائیل کی موجودہ کشیدگی کے پیش نظر اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ایک امن کانفرنس منعقد کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی کانفرنس اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے اگر دونوں فریق پہلے ہی مصالحت پر آمادگی ظاہر کریں۔

روس اٹھارہ ممالک کو رکن بنانے کی حمایت کرے گا

ماسکو ۱۸ نومبر روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی طاس کی اطلاع کے مطابق روس نے کینیڈا کی تجویز کی حمایت کرتے ہوئے اقوام متحدہ پر زور دیا ہے کہ ان اٹھارہ ملکوں کو جنہوں نے رکن بننے کی درخواست کی ہے ادارہ کا رکن بنایا جائے۔ ان اٹھارہ ممالک میں سے ۱۳ ممالک کی رکن بنانے کی تحریک مغربی ممالک نے اور ۵ کی اشتراکی ممالک نے پیش کی ہے توقع ہے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل پیر کے روز اس مسئلہ پر غور کرے گی اطلاع ملی ہے کہ امریکہ بیرونی منگولیا کی شمولیت کی مخالفت اس بنا پر کرے گا کہ یہ اشتراکی صوبہ ہے جس پر عوامی چین اور روس کا کنٹرول ہے۔

لبنان میں جاسوسوں کے گروہ کا انکشاف

بیروت ۱۸ نومبر۔ حکومت لبنان نے جاسوسوں کے ایک گروہ کا پتہ لگایا ہے جو پولینڈ کے قنصل جنرل کے ماتحت سرگرم کار تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ پولینڈ کے قنصل جنرل نے ایک شخص کو رشوت دیکر بیروت میں امریکہ اور بعض دوسرے سفارت خانوں سے کچھ دستاویزات چرا لانے پر آمادہ کیا تھا لیکن یہ شخص پکڑا گیا۔ اور بعد میں اس نے اپنے ساتھیوں کا پتہ دے دیا۔

سعودی عرب نے روسی پیشکش قبول نہیں کی

قاہرہ ۱۸ نومبر۔ سعودی عرب کے سفیر متعینہ مصر نے کل یہاں ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ ان کی حکومت نے اسلحہ کی سپلائی کے متعلق روس کی پیشکش قبول کر لی ہے۔

عرب ممالک کے لئے مشترکہ فوج

بغداد ۱۸ نومبر۔ عراق نے عرب ممالک کے لئے ایک مشترکہ فوج قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے اس تجویز کے مطابق یہ فوج بیت المقدس میں رکھی جائے گی اور ان ممالک کی سرحدوں کی نگہداشت کرے گی جن کی سرحدیں اسرائیل کے ساتھ ملتی ہیں۔

انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے اجتماعات

(بقیہ صفحہ اول)

اور اللہ تعالیٰ کے حضور اتنے گڑگڑاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تمہاری مدد کو اتر آئیں اور خدا تعالیٰ تمہاری آہ و زاری کو دیکھ کر تمہارا بوجھ خود اٹھا لے جس دن خدا نے یہ بوجھ خود اٹھا لیا پھر صدیوں کا سوال نہیں رہے گا۔ زمانے اور سالہا سال کا سوال انسانی کوششوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ خدا زمان و مکان کی قیود سے بالا ہے۔ جب خدا خود یہ بوجھ اٹھا لے گا تو پھر زمانے کا سوال درمیان سے اٹھ جائے گا اور آن کی آن میں دنیا کی کایا پلٹ جائے گی۔

اس افتتاحی خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں انصار اور خدام سب شریک ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر کے بعد مجلس انصار اللہ کے پہلے سالانہ اجتماع کی کارروائی فضل عمر ہوسٹل کے صحن میں زیر صدارت مکرم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ شروع ہوئی۔ جس میں صاحب صدر کی تقریر کے بعد محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے قائد عمومی اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے انصار سے خطاب فرمایا۔ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب نائب قائد شعبہ مال نے درس الحدیث دیا۔ نماز مغرب کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر کے بعد خدام کے پندرھویں سالانہ اجتماع کا آغاز عہد نامہ دہرانے کے ساتھ ہوا۔ جو خدام نے صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اقتداء میں دہرایا۔ شام تک ورزش جسمانی کے مقابلے جاری رہے۔ نماز مغرب کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے دو سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ بعد تلقین عمل کے پروگرام کے تحت محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے قبولیت دعا کے موضوع پر خدام سے خطاب فرمایا نیز علمی مقابلہ جات ہوئے جو ۱۰ بجے شب تک جاری رہے۔ (مفصل کارروائی آئندہ)

براہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور ان سے کوئی معاملہ کرتے وقت اپنی ہر طرح تسلی کر لیا کریں۔
(مینیجر الفضل)